ٹائیٹل بار اوّل
حصہ اوّل

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

بفضلِ عظیم حضرتِ ہادیٔ عالم و عالمیان و رحمتِ عمیم رہنمائے گمگشتگان کتابِ لاجواب موسوم بہ

براھینِ احمدیّہ

ملقّب بہ

البراھین الاحمدیّہ علی حقیّت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیّہ

جسکو فخرِ اہلِ اسلام پنجاب جناب **میرزا غلام احمد صاحب** رئیسِ اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب دام اقبالہم نے کمال تحقیق اور تدقیق سے تالیف کرکے منکرینِ اسلام پر حجتِ اسلام پوری کرنیکے لئے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ شایع کیا

امرتسر پنجاب

سفیر ہند پریس مین در ۱۸۸۰ء طبع ہوئی

اعلان☆

کتاب براهین احمدیه کی قیمت اور دیگر ضروری گزارش

بعالی خدمت تمام معزز اور بزرگ خریداران کتاب **براھین احمدیہ** کے گزارش کی جاتی ہے کہ کتاب ھذا بڑی مبسوط کتاب ہے یہاں تک کہ جس کی ضخامت سو جز سے کچھ زیادہ ہوگی اور تا اختتام طبع وقتاً فوقتاً حواشی لکھنے سے اور بھی بڑھ جائے گی اور ایسی عمدگی کاغذ اور پاکیزگی خط اور دیگر لوازم حسن اور لطافت اور موزونیت سے چھپ رہی ہے کہ جس کے مصارف کا حساب جو لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ اصل اصل قیمت اس کی یعنے جو اپنا خرچ آتا ہے فی جلد پچیس۲۵ روپیہ ہے۔ مگر ابتدا میں پانچ روپیہ قیمت اسکی اس غرض سے مقرر ہوئی تھی اور یہ تجویز اٹھائی گئی تھی جو کسی طرح سے مسلمانوں میں یہ کتاب عام طور پر پھیل جائے اور اسکا خریدنا کسی مسلمان پر گراں نہ ہو اور یہ امید کی گئی تھی کہ **امراء اسلام** جو ذی ہمت اور اولی العزم ہیں ایسی ضروری کتاب کی اعانت میں دلی ارادت سے مدد کریں گے تب جبر اس نقصان کا ہو جائے گا۔ پر اتفاق ہے کہ اب تک وہ امید پوری نہیں ہوئی بلکہ بجز عالی جناب حضرت خلیفہ **سید محمد حسن خان صاحب بہادر** وزیر اعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ پنجاب کہ جنہوں نے مسکین طالب علموں کو تقسیم کرنے کیلئے پچاس جلدیں اس کتاب کی خریدیں اور جو قیمت بذریعہ اشتہار شائع ہو چکی تھی وہ سب بھیج دی اور نیز فراہمی خریداروں میں بڑی مدد فرمائی اور کئی طرح سے اور بھی مدد دینے کا وعدہ فرمایا (خدا ان کو اس فعل

☆ یہ اعلان طبع دوم میں نہیں ہے لیکن طبع اوّل اور سوم میں ہے۔ (شمس)

خیر کا ثواب دے اور اجر عظیم بخشے) اور اکثر صاحبوں نے ایک یا دو نسخہ سے زیادہ نہیں خریدا۔ اب حال یہ ہے کہ اگر چہ ہم نے بموجب اشتہار مشتہرہ سوم دسمبر ۱۸۷۹ء بجائے پانچ روپیہ کے دس روپیہ قیمت کتاب کی مقرر کر دی مگر تب بھی وہ قیمت اصل قیمت سے ڈیڑھ حصہ کم ہے۔ علاوہ اس کے اس قیمت ثانی سے وہ سب صاحب مستثنیٰ ہیں جو اس اشتہار سے پہلے قیمت ادا کر چکے لہٰذا بذریعہ اس اعلان کے بخدمت ان عالی مراتب خریداروں کے کہ جن کے نام نامی حاشیہ میں بڑے فخر سے درج ہیں اور دیگر ذی ہمت امراء کے جو حمایت دین اسلام میں مصروف ہو رہے ہیں عرض کی جاتی ہے۔ کہ وہ ایسے کار ثواب میں کہ جس سے اعلائے کلمہ اسلام ہوتا ہے اور جس کا نفع صرف اپنے ہی نفس میں محدود نہیں بلکہ ہزارہا بندگان خدا کو ہمیشہ پہنچتا رہے گا۔ اعانت سے دریغ نہ فرماویں کہ بموجب فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے کوئی اور بڑا عمل صالح نہیں کہ انسان اپنی طاقتوں کو ان کاموں میں خرچ کرے کہ جن سے عباد الٰہی کو سعادت اخروی حاصل ہو۔ اگر حضرات ممدوحین اس طرف متوجہ ہوں گے تو یہ کام کہ جس کا انجام بہت روپیہ کو چاہتا ہے اور جس کی

۱۔ جناب نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ بالقابہ فرمان فرمائے بھوپال۔
۲۔ جناب نواب علاؤالدین احمد خان بہادر والی لوہارو۔
۳۔ جناب مولوی محمد چراغ علی خان صاحب نائب معتمد مدار المہام دولت آصفیہ حیدر آباد دکن۔
۴۔ جناب غلام قادر خان صاحب وزیر ریاست نالہ گڈھ پنجاب۔
۵۔ جناب نواب مکرم الدولہ بہادر حیدر آباد۔
۶۔ جناب نواب نظیر الدولہ بہادر بھوپال۔
۷۔ جناب نواب سلطان الدولہ بہادر بھوپال۔
۸۔ جناب نواب علی محمد خان صاحب بہادر لودھیانہ پنجاب۔
۹۔ جناب نواب غلام محبوب سبحانی خان صاحب بہادر رئیس اعظم لاہور۔
۱۰۔ جناب سردار غلام محمد خان صاحب رئیس واہ۔
۱۱۔ جناب مرزا سعید الدین احمد خان صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروز پور

حالت موجودہ پر نظر کر کے کئی طرح کی زیر باریاں نظر آتی ہیں نہایت آسانی سے انجام پذیر ہو جائے گا اور امید تو ہے کہ خدا ہمارے اس کام کو جو اشد ضروری ہے ضائع ہونے نہیں دے گا اور جیسا کہ اس دین کے ہمیشہ بطور معجزہ کے کام ہوتے رہے ہیں۔ ایسا ہی کوئی غیب سے مرد کھڑا ہو جائے گا **وتوكلنا على الله هو نعم المولى ونعم النصير.**

المشتہر

مرزا غلام احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور پنجاب مصنف کتاب

عُذر

یہ کتاب اب تک قریب نصف کے چھپ چکتی مگر بباعث علالت طبع مہتمم صاحب سفیر ہند امرتسر پنجاب کہ جن کے مطبع میں یہ کتاب چھپ رہی ہے اور نیز کئی اور طرح کی مجبوریوں سے جو اتفاقاً ان کو پیش آ گئیں سات آٹھ مہینے کی دیر ہو گئی اب انشاء اللہ آئندہ کبھی ایسی توقف نہیں ہو گی۔

غلام احمد

﴿الف﴾

التماسِ ضروری از مؤلّف کتاب

اُس خداوند عالم کا کیا کیا شکر ادا کیا جائے کہ جس نے اوّل مجھ ناچیز کو محض اپنے فضل اور کرم اور عنایت غیبی سے اس کتاب کی تالیف اور تصنیف کی توفیق بخشی اور پھر اس تصنیف کے شائع کرنے اور پھیلانے اور چھپوانے کے لئے اسلام کے عمائد اور بزرگوں اور اکابر اور امیروں اور دیگر بھائیوں مومنوں اور مسلمانوں کو شائق اور راغب اور متوجہ کر دیا۔ پس اس جگہ ان تمام حضرات معاونین کا شکر کرنا بھی واجبات سے ہے کہ جن کی کریمانہ توجہات سے میرے **مقاصد دینی** ضائع ہونے سے سلامت رہے اور میری محنتیں برباد جانے سے بچ رہیں۔ میں ان صاحبوں کی اعانتوں سے ایسا ممنون ہوں کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ جن سے میں ان کا شکر ادا کر سکوں بالخصوص جب میں دیکھتا ہوں کہ بعض صاحبوں نے اس کار خیر کی تائید میں بڑھ بڑھ کے قدم رکھے ہیں اور بعض نے زائد اعانتوں کے لئے اور بھی مواعید فرمائے ہیں تو یہ میری ممنونی اور احسان مندی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

میں نے اسی تقریر کے ذیل میں اسماء مبارک ان تمام مردانِ اہل ہمت اور اولی العزم کے کہ جنہوں نے خریداری اور اعانت طبع اس کتاب میں کچھ کچھ عنایت فرمایا مع رقوم عنایت شدہ ان کی کے زیب تحریر کئے ہیں اور ایسا ہی آئندہ بھی تا اختتام طبع کتاب عملدر آمد رہے گا کہ تا جب تک صفحۂ روزگار میں نقش افادہ اور افاضہ اس کتاب کا باقی رہے ہریک مستفیض کہ جس کا اس کتاب سے وقت خوش ہو مجھ کو اور میرے معاونین کو دعائے خیر سے یاد کرے۔

اور اس جگہ بطور تذکرہ خاص کے اس بات کا ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ اس کار خیر میں

آج تک سب سے زیادہ **حضرت خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر اعظم و دستور معظم** ریاست پٹیالہ سے اعانت ظہور میں آئی یعنے حضرت ممدوح نے اپنی عالی ہمتی اور کمال محبت دینی سے مبلغ دوسو پچاس روپیہ اپنی جیب خاص سے اور پچھتر روپیہ اپنے اور دوستوں سے فراہم کر کے تین سو پچیس روپیہ بوجہ خریداری کتابوں کے عطا فرمایا عالی جناب سیدنا وزیر صاحب ممدوح الاوصاف نے اپنے والا نامہ میں یہ بھی وعدہ فرمایا ہے کہ تا اختتام کتاب فراہمی چندہ اور بہم رسانی خریداروں میں اور بھی سعی فرماتے رہیں گے اور نیز اسی طرح **حضرت فخر الدولہ نواب مرزا محمد علاؤ الدین احمد خان بہادر** فرمانروائے ریاست لوہارو نے مبلغ چالیس روپیہ کہ جن میں سے بیس روپیہ محض بطور اعانت کتاب کے ہیں مرحمت فرمائے اور آئندہ اس بارہ میں مدد کرنے کا اور بھی وعدہ فرمایا اور علیٰ ہذا القیاس توجہ خاص **جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلائے ستارہ ہندو رئیسہ بھوپال دام اقبالہا** کی بھی قابل بے انتہا شکر گزاری کے ہے کہ جنہوں نے عادات فاضلہ ہمدردی مخلوق اللہ کے تقاضا سے خریداری کتب کا وعدہ فرمایا اور مجھ کو بہت توقع ہے کہ حضرت مفتخر الیہا تائیداس کام بزرگ میں کہ جس میں صداقت اور شان وشوکت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ وسلم کی ظاہر ہوتی ہے اور دلائل حقیت اسلام کی مثل روز روشن کے جلوہ گر ہوتی ہیں اور بندگان الٰہی کو غایت درجہ کا فائدہ پہنچتا ہے کامل توجہ فرماویں گی۔

اب میں اس جگہ بخدمت عالی دیگر امرائے اور اکابر کے بھی کہ جن کو اب تک اس کتاب سے کچھ اطلاع نہیں اس قدر گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اگر اشاعت اس کتاب کی غرض سے کچھ مدد فرماویں گے تو ان کی ادنیٰ توجہ سے پھیلنا اور شائع ہونا اس کتاب کا جو دلی مقصد اور قلبی تمنا ہے نہایت آسانی سے ظہور میں آجائے گا۔ اے بزرگان و چراغانِ اسلام! آپ سب صاحب خوب جانتے ہوں گے کہ آج کل اشاعت دلائل حقیت اسلام ﴿ب﴾

کی نہایت ضرورت ہے اور تعلیم دینا اور سکھلانا براہین ثبوت اس دین متین کا اپنی اولاد اور عزیزوں کو ایسا فرض اور واجب ہوگیا ہے اور ایسا واضح الوجوب ہے کہ جس میں کسی قدر ایما کی بھی حاجت نہیں جس قدر ان دنوں میں لوگوں کے عقائد میں برہمی درہمی ہورہی ہے اور خیالات اکثر طبائع کے حالت خرابی اور ابتری میں پڑے ہوئے ہیں کسی پر پوشیدہ نہ ہوگا۔کیا کیا رائیں ہیں جو نکل رہی ہیں کیا کیا ہوائیں ہیں جو چل رہی ہیں۔کیا کیا بخارات ہیں جو اٹھ رہے ہیں پس جن جن صاحبوں کو ان اندھیریوں سے جو بڑے بڑے درختوں کو جڑھ سے اُکھیڑتی جاتی ہیں کچھ خبر ہے وہ خوب سمجھتے ہوں گے جو تالیف اس کتاب کی بلا خاص ضرورت کے نہیں۔ ہر زمانہ کے باطل اعتقادات اور فاسد خیالات الگ رنگوں اور وضعوں میں ظہور پکڑتے ہیں اور خدا نے ان کے ابطال اور ازالہ کے لئے یہی علاج رکھا ہوا ہے جو اسی زمانہ میں ایسی تالیفات مہیا کر دیتا ہے جو اُس کی پاک کلام سے روشنی پکڑ کر پوری پوری قوت سے ان خیالات کی مدافعت کے لئے کھڑی ہو جاتی ہیں اور معاندین کو اپنی لاجواب براہین سے ساکت اور ملزم کرتی ہیں پس ایسے انتظام سے پودہ اسلام کا ہمیشہ سرسبز اور تروتازہ اور شاداب رہتا ہے۔

اے معزز بزرگان اسلام!! مجھے اس بات پر یقین کلی ہے کہ آپ سب صاحبان پہلے سے اپنے ذاتی تجربہ اور عام واقفیت سے ان خرابیوں موجودہ زمانہ پر کہ جن کا بیان کرنا ایک دردانگیز قصہ ہے بخوبی اطلاع رکھتے ہوں گے اور جو جو فساد طبائع میں واقعہ ہورہے ہیں اور جس طرح پر لوگ بباعث اغوا اور اضلال وسوسہ اندازوں کے بگڑتے جاتے ہیں آپ پر پوشیدہ نہ ہوگا پس یہ سارے نتیجے اسی بات کے ہیں کہ اکثر لوگ دلائل حقیت اسلام سے بے خبر ہیں اور اگر کچھ پڑھے لکھے بھی ہیں تو ایسے مکاتب اور مدارس میں کہ جہاں علوم دینیہ بالکل سکھائے نہیں جاتے اور سارا عمدہ زمانہ ان کے فہم اور ادراک اور تفکر اور تدبر کا اور علوم اور فنون میں کھویا جاتا ہے اور کوچۂ دین سے محض ناآشنا رہتے ہیں پس اگر

ان کو دلائل حقیت اسلام سے جلد تر باخبر نہ کیا جائے تو آخر کار ایسے لوگ یا تو محض دنیا کے کیڑے ہو جاتے ہیں کہ جن کو دین کی کچھ بھی پروا نہیں رہتی اور یا الحاد اور ارتداد کا لباس پہن لیتے ہیں۔ یہ قول میرا محض قیاسی بات نہیں بڑے بڑے شرفا کے بیٹے میں نے اپنی آنکھ سے دیکھے ہیں جو بباعث بے خبری دینی کے اصطباغ پائے ہوئے گرجا گھروں میں بیٹھے ہیں اگر فضل عظیم پروردگار کا ناصر اور حامی اسلام کا نہ ہوتا اور وہ بذریعہ پرزور تقریرات اور تحریرات علماء اور فضلاء کے اپنے اس سچے دین کی نگہداشت نہ کرتا تو تھوڑا زمانہ نہ گزرنا پاتا جو دنیا پرست لوگوں کو اتنی خبر بھی نہ رہتی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس ملک میں پیدا ہوئے تھے بالخصوص اس پرآشوب زمانہ میں کہ چاروں طرف خیالات فاسدہ کی کثرت پائی جاتی ہے اگر محققان دین اسلام جو بڑی مردی اور مضبوطی سے ہریک منکر اور ملحد کے ساتھ مناظرہ اور مباحثہ کر رہے ہیں اپنی اس خدمت اور چاکری سے خاموش رہیں تو تھوڑی ہی مدت میں اس قدر شعار اسلام کا ناپدید ہو جائے کہ بجائے سلام مسنون کے گڈ بائی اور گڈ مارننگ کی آواز سنی جائے پس ایسے وقت میں دلائل حقیت اسلام کی اشاعت میں بدِل مشغول رہنا حقیقت میں اپنی ہی اولاد اور اپنی ہی نسل پر رحم کرنا ہے کیونکہ جب وبا کے ایام میں زہرناک ہوا چلتی ہے تو اس کی تاثیر سے ہریک کو خطرہ ہوتا ہے۔

شاید بعض صاحبوں کے دل میں اس کتاب کی نسبت یہ وسوسہ گزرے کہ جو اب تک کتابیں مناظرات مذہبی میں تصنیف ہو چکی ہیں کیا وہ الزام اور افحام مخاصمین کے لئے کافی نہیں ہیں کہ اس کی حاجت ہے لہذا میں اس بات کو بخوبی منقوش خاطر کر دینا چاہتا ہوں جو اس کتاب اور ان کتابوں کے فوائد میں بڑا ہی فرق ہے وہ کتابیں خاص خاص فرقوں کے مقابلہ پر بنائی گئی ہیں اور ان کی وجوہات اور دلائل وہاں تک ہی محدود ہیں جو اس فرقہ خاص کے ملزم کرنے کے لئے کفایت کرتی ہیں اور گو وہ کتابیں کیسی ہی عمدہ اور لطیف ہوں مگر ان سے وہی خاص قوم فائدہ اٹھا سکتی ہے کہ جن کے مقابلہ پر وہ تالیف پائی ہیں لیکن یہ کتاب تمام فرقوں کے مقابلہ پر حقیت اسلام اور سچائی عقائد اسلام کی ثابت کرتی ہے اور عام تحقیقات سے حقانیت فرقان مجید کی بپایہ ثبوت پہنچاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو جو حقائق اور دقائق عام تحقیقات میں کھلتے ہیں خاص مباحثات میں انکشاف

ان کا ہرگز ممکن نہیں کسی خاص قوم کے ساتھ جو شخص مناظرہ کرتا ہے اسؔ کو ایسی حاجتیں کہاں پڑتی ہیں کہ جن امور کو اس قوم نے تسلیم کیا ہوا ہے ان کو بھی اپنی عمیق اور مستحکم تحقیقات سے ثابت کرے بلکہ خاص مباحثات میں اکثر الزامی جوابات سے کام نکالا جاتا ہے اور دلائل معقولہ کی طرف نہایت ہی کم توجہ ہوتی ہے اور خاص بحثوں کا کچھ مقتضا ہی ایسا ہوتا ہے جو فلسفی طور پر تحقیقات کرنے کی حاجت نہیں پڑتی اور پوری دلائل کا تو ذکر ہی کیا ہے بستم حصہ دلائل عقلیہ کا بھی اندراج نہیں پاتا مثلاً جب ہم ایسے شخص سے بحث کرتے ہیں جو وجود صانع عالم کا قائل ہے الہام کا مقر ہے خالقیت باری تعالیٰ کو مانتا ہے تو پھر ہم کو کیا ضرور ہوگا جو دلائل عقلیہ سے اس کے روبرو اثبات وجود صانع کریں یا ضرورت الہام کی وجوہ دکھلاویں یا خالقیت باری تعالیٰ پر دلائل لکھیں بلکہ بالکل بیہودہ ہوگا کہ جس بات کا کچھ تنازع ہی نہیں اس کا جھگڑا لے بیٹھیں مگر جس شخص کو مختلف عقائد، مختلف عندیات، مختلف عذرات، مختلف شبہات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس کی تحقیقاتوں میں کسی قسم کی فروگذاشت باقی نہیں رہتی۔ ﴿ج﴾

علاوہ اس کے جو خاص قوم کے مقابلہ پر کچھ لکھا جاتا ہے وہ اکثر اس قسم کی دلائل ہوتی ہیں جو دوسری قوم پر حجت نہیں ہوسکتیں مثلاً جب ہم بائبل شریف سے چند پیشین گوئی نکال کر صدقِ نبوت حضرت خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بذریعہ ان کے ثابت کریں تو گو ہم اُس ثبوت سے عیسائیوں اور یہودیوں کو ملزم کر دیں مگر جب ہم وہ ثبوت کسی ہندو یا مجوسی یا فلسفی یا برہموسماجی کے روبرو پیش کریں گے تو وہ یہی کہے گا کہ جس حالت میں مَیں ان کتابوں کو ہی نہیں مانتا تو پھر ایسا ثبوت جو انہیں سے لیا گیا ہے کیونکر مان لوں۔ اسی طرح جو بات مفید مطلب ہم وید سے نکال کر عیسائیوں کے سامنے پیش کریں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے پس بہرحال ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی کہ جو ہر ایک فرقہ کے مقابلہ پر سچائی اور حقیت اسلام کی دلائل عقلیہ سے ثابت کرے کہ جن کے ماننے سے کسی انسان کو چارہ نہیں۔ سو الحمد للہ کہ ان تمام مقاصد کے پورا کرنے کے لئے یہ کتاب طیار ہوئی۔ دوسری اس کتاب میں یہ بھی خوبی ہے جو اس میں معاندین کے بیجا

عذرات رفع کرنے کے لئے اور اپنی حجت ان پر پوری کرنے کے لئے خوب بندوبست کیا گیا ہے یعنی ایک اشتہار تعدادی **دس ہزار روپیہ** کا اسی غرض سے اس میں داخل کیا گیا ہے کہ تامنکرین کو کوئی عذر اور حیلہ باقی نہ رہے اور یہ اشتہار مخالفین پر ایک ایسا بڑا بوجھ ہے کہ جس سے سبکدوشی حاصل کرنا قیامت تک ان کو نصیب نہیں ہوسکتا اور نیز یہ ان کی منکرانہ زندگی کو ایسا تلخ کرتا ہے جو انہیں کا جی جانتا ہوگا۔ غرض یہ کتاب نہایت ہی ضروری اور حق کے طالبوں کے لئے نہایت ہی مبارک ہے کہ جس سے حقیت اسلام کی مثل آفتاب کے واضح اور نمایاں اور روشن ہوتی ہے اور شان اور شوکت اُس مقدس کتاب کی کھلتی ہے کہ جس کے ساتھ عزت اور عظمت اور صداقت اسلام کی وابستہ ہے۔

فہرست معاونین کی کہ جنہوں نے ہمدردی دینی سے اشاعت کتاب براہین احمدیہ میں اعانت کی اور خریداری کتابوں سے ممنون اور مشکور فرمایا۔

نمبر	نام ان معاون صاحب کا کہ جنہوں نے خریداری کتاب سے یا یونہی اعانت فرمائی	تعداد زر اعانت	کیفیت
(۱)	حضرت خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر اعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ	از جیب خاص ہاصہ	از دیگر احباب واصہ بابت خریداری کتاب

معرفت جناب ممدوح

الف	مولوی فضل حکیم صاحب	صہ	بابت خریداری کتاب
ب	خدا بخش خان صاحب ماسٹر	صہ	ایضاً
ج	سید محمد علی صاحب منصرم تعمیر چھاؤنی	صہ	//
د	مولوی احمد حسن صاحب خلف مولوی علی احمد صاحب	صہ	//
ہ	غلام نبی خان صاحب محرر نظامت کرم گڈھ	صہ	//
و	کالے خان صاحب ناظم کرم گڈھ	صہ	//
ز	شیخ کریم اللہ صاحب ڈاکٹر ناظم حفظان صحت	صہ	//
ح	شیخ فخر الدین صاحب سول جج	صہ	//

﴿د﴾

ط	سید عنایت علی صاحب جرنیل	صہ	بابت خریداری کتاب
ی	بلو خان صاحب جمعدار جیل خانہ	صہ	ایضاً
ک	میر صدر الدین صاحب سررشتہ دار نظامت کرم گڈھ	صہ	//
ل	میر ہدایت حسین صاحب ساکن بسی نظامت سرہند	صہ	//
م	سید نیاز علی صاحب ناظم نہر	صہ	//
ن	سید نثار علی صاحب وکیل کمشنری انبالہ	صہ	//
(۲)	حضرت فخر الدولہ نواب مرزا محمد علاؤ الدین احمد خان صاحب بہادر فرمان روائے ریاست لوہارو	للعہ	بابت خریداری کتاب عہ محض بطور اعانت عہ
(۳)	جناب مولوی محمد چراغ علی خان صاحب بہادر نائب معتمد مدار المہام حیدر آباد دکن۔	عہ	محض بطور اعانت طبع کتاب
(۴)	جناب نواب غلام محبوب سبحانی صاحب بہادر رئیس اعظم لاہور	صہ	بابت خریداری کتاب
(۵)	محمد عبداللہ صاحب بہاری رئیس کلکتہ۔	صہ	بشرح صدر
(۶)	جناب نواب مکرم الدولہ صاحب صدر المہام مالگذاری سرکار حیدر آباد	عہ	//
(۷)	جناب نواب علی محمد خان صاحب بہادر سابق رئیس جھجر	صہ	//
(۸)	وزیر غلام قادر خان صاحب بہادر ریاست نالہ گڈھ	صہ	//
(۹)	ملک یار خان صاحب تھانہ دار بٹالہ	عـ	بطور اعانت
(۱۰)	عظیم اللہ خان صاحب رسائیدار ترپ پنجم رجمنٹ اول چھاؤنی مومن آباد۔ حیدر آباد۔	صہ	بابت خریداری کتاب
(۱۱)	مولوی عبد الحمید صاحب قاضی جلال آباد ضلع فیروز پور	عـ ۸ر	بشرح صدر
(۱۲)	میاں جان محمد صاحب قادیان	عم	بطور اعانت
(۱۳)	میاں غلام قادر صاحب قادیان	عہ	بابت خریداری کتاب صہ بطور اعانت صہ

(۱۴) جناب نواب احمد علی خان صاحب بہادر بھوپال	صہ/	بابت خریداری کتاب
(۱۵) مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تحصیل مظفر گڈھ	صہ/	بشرح صدر
(۱۶) میاں کریم بخش صاحب نائب منصرم تحصیل مظفر گڈھ	صہ/	//
(۱۷) قاضی محفوظ حسین صاحب منصرم تحصیل مظفر گڈھ	صہ/	//
(۱۸) میاں جلال الدین صاحب تاریخ نویس مظفر گڈھ	صہ/	//
(۱۹) شیخ عبدالکریم صاحب محرر جوڈیشل مظفر گڈھ	صہ/	//
(۲۰) میاں اکبر ساکن بلہووال ضلع گورداسپور	۲/	بطور اعانت

﴿۳﴾ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحانک ما اقوی برھانک العظمة کلھالک و القدرة کلھا لک العالم کلہٗ ضعیف و القوة کلھالک انت الاحد الصمد الذی توحد فی وجوب وجودہ و تفرد فی فضلہ وجودہ جلت حکمتک و تجلت حجتک و تمت نعمتک وعمت رحمتک و تنزہ ذاتک عن کل منقصة و نقصان و تعالیٰ شانک من جمیع ما یشان انت المتوحد المتفرد بجلال ذاتہ و کمال صفاتہ المنزہ عن شوائب النقص و سماتہ نحمدک علیٰ ما تفضلت علینا بتنزیل کتاب لاریب فیہ ولا خطاء ولا نسیان و کشفت بہ علی نفوسنا الخاطئة المخطئة سبیل الحق و العرفان فانت ھدیتنا بالفضل والجود والاحسان وما کنا لنھتدی لولا ھداک یا رحمٰن.

ونسئلک ان تصلی علی رسولک النبی الامی الذی نجیتنا بہ من سُبُل الضلالة والطغیان واخرجتنا بہ من ظلمات العمی والحرمان الذی ظھر دینہ الحق علی کل دین من الادیان و تقدست ملتہ عن کلّ شرک و بدعة و عدوان و سبقت شریعتہ فی کل معرفة و حکمة و برھان ھوَ العبد ﴿۴﴾ المخلص الذی اصطنعتہ لمجتک☆ و توحیدک وجعلت احب الیہ من نفسہ ذکر تقدیسک و تمجیدک ارسلتہ رحمة للعالمین وحجة علی المنکرین و سراجًا منیرًا للسالکین وداعیًا الی اللّٰہ للطالبین و بشیرًا و مبشرًا

☆ سہوِ کتابت معلوم ہوتا ہے ”لمحبتک“ ہونا چاہیے۔(ناشر)

للمؤمنين و انسانًا كاملًا للناظرين جاء بكتاب يحيط على القوانين الحكمية ويهدى الى جميع السعادات الدينية اكمل كثيرا من الناس فى القوى النظرية و العملية فجعلهم المتحلين بالاخلاق المرضية الالٰهية والمتخلين عن الادناس البشرية السفلية فاصبحوا بتعليمه المترقين فى العلوم الحقيقية اليقينية والمتلذذين بالمحبة الربانية الاحدية والمستعدّين لحظيرة القُدس والتجلّيات القدّوسية. اللّٰهم فصلّ عليه وعلٰى جميع اخوانه من الرسل و النبيين واٰله الطيبين الطاهرين واصحابه الصالحين الصدّيقين.

ہر دم از کاخِ عالم آوازیست کہ یکش بانی و بنا سازیست
نہ کس او را شریک و انبازیست نے بکارش دخیل و ہمرازیست
این جہان را عمارت اندازیست واز جہان برتر است و ممتازیست
وحدہٗ لا شریک حی و قدیر لم یزل لایزال فرد و بصیر
کارسازِ جہان و پاک و قدیم خالق و رازق و کریم و رحیم
رہنماء و معلم رہِ دین ہادی و ملہمِ علومِ یقین
متصف باہمہ صفاتِ کمال برتر از احتیاجِ آل و عیال
بریکے حال ہست درہمہ حال رہ نیابد بدو فنا و زوال
نیست از حکم او برون چیزے نہ ز چیزیست او نہ چون چیزے
نتوان گفت لامس اشیاست نے توان گفتن این کہ دور از ماست ﴿۵﴾
ذات او گرچہ ہست بالاتر نتوان گفت زیر اوست دگر
ہرچہ آید بفہم و عقل و قیاس ذاتِ او برترست زان وسواس
ذاتِ بے چون و چند افتادست واز حدود و قیود آزاد ست

نہ وجودے بذاتِ او انباز — نہ کسے در صفات او انباز
ہمہ پیدا ز دست قدرتِ او — کثرت شان گواہ وحدت او
گر شریکش بُدی ز خلق دگر — گشتی این جملہ خلق زیر و زبر
ہرچہ از وصف خاکی و خاک ست — ذاتِ بیچون او ازان پاک ست
بند بر پائے ہر وجود نہاد — خود زہر قید و بند ہست آزاد
آدمی بندہ ہست و نفسش بند — در دو صد حرص و آز سر بکمند
ہمچنیں بندہ آفتاب و قمر — بند در سیرگاہِ خویش و مقر
ماہ را نیست طاقت این کار — کہ بتابد بروز چون احرار
نیز خورشید را نہ یارائے — کہ نہد بر سریر شب پائے
آب ہم بندہ ہست زین کہ مدام — بند در سروے است نے خود کام
آتشے تیز نیز بندۂ او — در چنین سوزشے فگندۂ او
گر برآری بہ پیش او فریاد — گرمیش کم نہ گردد اے استاد
پائے اشجار در زمین بندست — سخت درپا سلاسل افگندست
این ہمہ بستگان آن یک ذات — بروجودش دلائل و آیات ﴿۶﴾
اے خداوند خلق و عالمیان — خلق و عالم ز قدرتت حیران
چہ مہیب ست شان و شوکت تو — چہ عجیب ست کار و صنعت تو
حمد را باتو نسبت از آغاز — نے دراں کس شریک نے انباز
تو وحیدی و بے نظیر و قدیم — منتزہ ز ہر قسیم و سہیم
کس نظیر تو نیست در دو جہان — بر دو عالم توئی خدائے یگان
زور تو غالب ست برہمہ چیز — ہمہ چیزے بہ جنب تو ناچیز
ترست ایمن کند ز ترس و خطر — ہر کہ عارف ترست ترسان تر

خلق جوید پناہ و سایہ کس وان پناہِ ہمہ تو ہستی وبس
ہست یادت کلید ہر کارے خاطرے بے تو خاطر آزارے
ہر کہ نالد بدر گہت بہ نیاز بخت گم کردہ را بیابد باز
لطف تو ترکِ طالبان نکند کس بکارِ رہت زیان نکند
ہر کہ باذات تو سرے دارد پشت بر روئے دیگرے دارد
زینکہ چون کار بر تو بگذارد رو بہ اغیار ازچہ رو آرد
ذاتِ پاکت بس ست یار یکے دل یکے جان یکے نگار یکے
ہر کہ پوشیدہ با تو در سازد رحمتت آشکار بنوازد
ہر کہ گیرد درت بصدق و حضور از در و بام او ببارد نور
ہر کہ راحت گرفت کارش شد صد امیدے بروز گارش شد ﴿۷﴾
ہر کہ راہ تو جُست یافتہ است تافت آن رو کہ سرنتافتہ است
وانکہ از ظل قربت تو رمید بردر ہر کہ رفت ذلت دید
اے خداوندِ من گناہم بخش سوئے درگاہِ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم پاک کُن از گناہِ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی و آنچہ میخواہم از تو نیز توئی

لاکھ لاکھ حمد اور تعریف اس قادر مطلق کی ذات کے لائق ہے کہ جس نے ساری ارواح اور اجسام بغیر کسی مادہ اور ہیولیٰ کے اپنے ہی حکم اور امر سے پیدا کر کے اپنی قدرت عظیمہ کا نمونہ دکھلایا اور تمام نفوس قدسیہ انبیا کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا سبحان اللہ کیا رحمٰن اور منان وہ ذات ہے کہ جس نے بغیر کسی استحقاق ہمارے کے

سب کام ہم ضعیفوں کا آپ بنایا ہمارے جسمی قیام کے لئے سورج اور چاند اور بادلوں اور ہواؤں کو کام میں لگایا اور ہمارے روحانی انتظام کے لئے توریت اور انجیل اور فرقان اور سب آسمانی کتابوں کو عین وقتوں پر پہنچایا۔ الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتابوں کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں اور خطاؤں سے بچایا اور درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰؐ اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا وہ مربی اور نفع رسان کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھوڑایا ﴿۸﴾ وہ نور اور نور افشان کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا وہ شجاع اور پہلوان جو ہم کو موت کے منہ سے نکال کر لایا وہ حلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا اور غیر کو اپنی نظر سے گرایا وہ معجزہ قدرت رحمٰن کہ جو اُمّی ہو کر سب پر علوم حقانی میں غالب آیا اور ہر یک قوم کو غلطیوں اور خطاؤں کا ملزم ٹھہرایا۔

در دلم جوشد ثنائے سرورے — آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
آنکہ جانش عاشق یارِ ازل — آنکہ روحش واصل آن دلبرے
آنکہ مجذوب عنایات حق ست — ہمچو طفلے پروریدہ در برے
آنکہ در برّ و کرم بحر عظیم — آنکہ در لطف اتم یکتا دُرے
آنکہ در جود و سخا ابر بہار — آنکہ در فیض و عطا یک خاورے

آن رحیم و رحم حق را آیتے آن کریم و جود حق را مظہرے
آن رخ فرخ کہ یک دیدار او زشت رو را میکند خوش منظرے
آن دل روشن کہ روشن کردہ است صد درون تیرہ را چون اخترے
آن مبارک پے کہ آمد ذات او رحمتے زان ذات عالم پرورے
احمدِ آخر زمان کز نور او شد دل مردم زخور تابان ترے
آز بنی آدم فزون تر در جمال و از لآلے پاک تر در گوہرے ﴿۹﴾
برلبش جاری زحکمت چشمہ در دلش پُر از معارف کوثرے
بہر حق دامان ز غیرش برفشاند ثانی او نیست در بحر و برے
آن چراغش دادِ حق کش تا ابد نے خطر نے غم ز بادِ صرصرے
پہلوان حضرتِ ربِ جلیل بر میان بستہ ز شوکت خنجرے
تیرِ او تیزی بہر میدان نمود تیغِ او ہرجا نمودہ جوہرے
کرد ثابت بر جہان عجز بتان وانمودہ زور آن یک قادرے
تا نماند بے خبر از زور حق بت ستاوٗ بت پرست و بت گرے
عاشق صدق و سداد و راستی دشمنِ کذب و فساد و ہر شرے
خواجہ و مر عاجزان را بندہ بادشاہ و بے کسان را چاکرے
آں ترحمہا کہ خلق ازوے بدید کس ندیدہ در جہان از مادرے
از شرابِ شوق جانان بیخودی در سرش برخاک بنہادہ سرے
روشنی از وے بہر قومے رسید نورِ او رخشید بر ہر کشورے
آیت رحمٰن برائے ہر بصیر حجت حق بہرِ ہر دیدہ ورے
ناتوانان را برحمت دستگیر خستہ جانان را بہ شفقت غمخورے
حسنِ روئش بہ زماہ و آفتاب خاک کوئش بہ ز مشک و عنبرے ﴿۱۰﴾

آفتاب و مہ چہ میماند بدو — در دلش از نور حق صد نیرے
یک نظر بہتر ز عمر جاودان — گرفتد کس را برآن خوش پیکرے
منکہ از حسنش ہمی دارم خبر — جان فشانم گر دہد دل دیگرے
یاد آن صورت مرا از خود برد — ہر زمان مستم کند از ساغرے
می پریدم سوئے کوئے او مدام — من اگر میداشتم بال و پرے
لالہ و ریحان چہ کار آید مرا — من سرے دارم بآن روے وسرے
خوبئ او دامن دل می کشد — موکشانم می برد زور آورے
دیدہ ام کوہست نور دیدہ ہا — در اثر مہرش چو مہر انورے
تافت آن روئے کزان روسرنتافت — یافت آن درمان کہ بگزید آن درے
ہر کہ بے او زد قدم در بحرِ دین — کرد در اول قدم گم معبرے
امی و در علم و حکمت بے نظیر — زین چہ باشد حجتی روشن ترے
آن شراب معرفت دادش خدا — کزشعاعش خیرہ شد ہر اخترے
شد عیان ازوے علی الوجہ الاتم — جوہر انسان کہ بود آن مضمرے
ختم شد برنفس پاکش ہر کمال — لا جرم شد ختم ہر پیغمبرے
آفتاب ہر زمین و ہر زمان — رہبر ہر اسود و ہر احمرے
مجمع البحرین علم و معرفت — جامع الاسمین ابر و خاورے ﴿۱۱﴾
چشم من بسیار گردید و ندید — چشمہ چون دین او صافے ترے
سالکان را نیست غیر ازوے امام — رہروان را نیست جزوے رہبرے
جائے او جائے کہ طیر قدس را — سوزد از انوار آن بال و پرے
آں خداوندش بداد آن شرع و دین — کان نگردد تا ابد متغیرے
تافت اول بُرد بار تازیان — تازیانش را شود درمان گرے

بعد زان آن نور دین و شرع پاک شد محیط عالمے چون چنبرے
خلق را بخشید از حق کام جان وا رہانیدہ ز کام اژدرے
یک طرف حیران از وشاہان وقت یک طرف مبہوت ہر دانشورے
نے بعلمش کس رسید و نے بزور در شکستہ کبر ہر متکبرے
اوچہ میدارد بمدح کس نیاز مدح او خود فخر ہر مدحت گرے
ہست او در روضۂ قدس و جلال واز خیال مادحان بالاترے
اے خدا بروے سلام مارسان ہم برا خوانش زہر پیغمبرے
ہر رسولے آفتاب صدق بود ہر رسولے بود مہر انورے
ہر رسولے بود ظلے دین پناہ ہر رسولے بود باغے مثمرے
گر بدنیا نامدے ایں خیل پاک کار دین ماندے سراسر ابترے ﴿۱۲﴾
ہر کہ شکر بعث شان نارد بجا ہست او آلائے حق را کافرے
آں ہمہ از یک صدف صد گوہر اند متحد در ذات و اصل و گوہرے
امتے ہرگز نبودہ در جہان کاندران نامد بوقتے منذرے
اول آدم آخرِ شان احمدست اے خنک آنکس کہ بیند آخرے
انبیا روشن گہر ہستند لیک ہست احمد زان ہمہ روشن ترے
آن ہمہ کان معارف بودہ اند ہر یکے از راہ مولیٰ مخبرے
ہر کہ را علمے ز توحید حق ست ہست اصل علمش از پیغمبرے
آن رسیدش از رہ تعلیم ہا گو شود اکنون زنخوت منکرے
ہست قومے کج رو و ناپاک رائے آنکہ زین پاکان ہمی پیچد سرے
دیدۂ شان روئے حق ہرگز ندید بس سیہ کردند روئے دفترے
شور بختے ہائے بختِ شان بہ بین ناز برچشم و گریزان از خورے

چشم گر بودے غنی از آفتاب | کس نبودے تیز بین چون شپرے
ہر کہ کورست و براہش صد مغاک | وائے بروے گر ندارد رہبرے
قوم دیگر را چنین رائے رکیک | در نشستہ از جہالت در سرے
کان خدا ملکے دگر اندر جہان | از دیارِ شان ندیدہ خوشترے
ہمگر روئے چو روئے خوب شان | نامدش مرغوب طبع و خاطرے ﴾۱۳﴿
لاجرم از ابتدائش تا ابد | ماند و خواہد ماند آنجا بسترے
ملک دیگر گرچہ میرد در ضلال | مے نگردد زوگہے مستفسرے
داد مَر یک ذرہ قومے را کتاب | ترک کردہ صد ہزاران معشرے
چون بروز ابتدا تقسیم کرد | درمیانِ خلق از خیر وشرے
راستی در حصۂ او شان فتاد | دیگراں را کذب شد آبشخورے
قول شان این ست کاندر غیر شان | آمدہ صد کاذب و حیلت گرے
لیک نامد نزد شان یک نیز ہم | آنکہ بودے از خدا دین گُسترے
آنکہ ایشان را نمودے راہ حق | درکشودے کذب ہر کذب آورے
تاشدے دادار را حجت تمام | برسر ہر مسلم و متنصرے
الغرض نزدیک شان دادارِ پاک | ہست ظالم تر ز ہر ظالم ترے
کو گزارد عالمے را در ضلال | مبتلا در پنجۂ ہر ماکرے
خود ہمی دارد بیک قومے مدام | ہمچو شیدائے کسے میل و سرے
اینچنین پرحمق رائے این قوم را | حمق دیگر این کہ بروے فاخرے
عاقبت این رائے زشت و بدخیال | کرد ایشان را عجب کور و کرے
چشم پوشیدند از صد چشمۂ | سرنگون گشتند بریک آخورے ﴾۱۴﴿
سخت ورزیدند کیں با انبیا | الامان از کینِ ہر متکبرے

آنچہ کین شان بپا کان ثابت ست   از شیاطین کس ندارد باورے
خربود اندر حماقت بے نظیر   لیکن ایشان را بہر موصد خرے
نے سرِ تحقیق دارند و ثبوت   نے زنند از صدق پا بر معبرے
نے دوائے را شناسند از اثر   نے درختے را شناسند از برے
نے زکس پُرسند از روئے نیاز   نے بصرفِ فکرِ خود متفکرے
نے بدل پروائے این تفتیش ہا   کز ہمہ دین ہا کدامین بہترے
بریکے مائل عدو صد ہزار   فارغ از فرق اقل و اکثرے
نے بدل خوف خدائے کردگار   نے بخاطر بیم روزِ محشرے
تیرہ جانان دیدہ ہا را دوختہ   سوختہ درکین وری چوں اژ درے
دیدہ و دانستہ از حق قاصر اند   دل نہادہ در جہان غادرے
از برائے حق تراشیدہ ز جہل   دائما درخانہ خود منبرے
آن خدائے شان عجب باشد خدا   کو تغافل داشت از ہر کشورے
بہر الہام آمدش دایم پسند   یک زبان یک خطہ کوتہ ترے
اینچنیں رائے کجا باشد درست   کے خرد گردد بسویش رہبرے ﴿۱۵﴾
کے گمان بد کند بر نیکوان   آنکہ باشد نیک و نیکو محضرے
ماہ را گفتن کہ چیزے نیست این   ہست دشنامے نہ زین افزون ترے
کور گر گوئد کجا ہست آفتاب   میشود در کوری اش رسوا ترے
در خور تابان مکن شک و گمان   تا ملامت را نہ گردی در خورے
گر خدا خواہی چرا کج میروی   چون نمی ترسی ز قہر قاہرے
چون نمی ترسی ز روزِ باز پرس   چون نہ ترسی از حضورِ داورے
افترائے شان چسان گشتت یقین   یا خدائت وا نمودہ دفترے

نور شان یک عالمے را در گرفت تو ہنوز اے کور در شور و شرے
لعل تابان را اگر گوئی کثیف زین چہ کاہد قدر روشن جوہرے
طعنہ بر پاکان نہ بر پاکان بود خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے
بغض با مردانِ حق نامردیست آن بشر باشد کہ باشد بے شرے
وانکہ در کین و کراہت سوخت ست نفس دون راہست صید لاغرے
صد مراتب بہ زچشم اہل کین چشم نابینا و کور و اعورے
برسر کین و تعصب خاک باد ہم بفرقِ کین وران خاکسترے
جز بہ پابندیٔ حق بند دگر ورنہ گیرد با خدائے اکبرے ﴿۱۶﴾
ماہمہ پیغمبران را چاکریم ہمچو خاکے اوفتادہ بر درے
ہر رسولے کو طریق حق نمود جانِ ما قربان بران حق پرورے
اے خداوندم بہ خیل انبیا کش فرستادے بفضل او فرے
معرفت ہم دہ چو بخشیدی دلم مے بدہ زان سان کہ دادی ساغرے
اے خداوندم بنام مصطفیٰ کش شدے در ہر مقامے ناصرے
دست من گیر از رہ لطف و کرم در مہم باش یار و یاورے
تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من ہمچو خاکم بلکہ زان ہم کمترے

اما بعد سب طالبان حق پر واضح ہو جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراھین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللّٰہ القراٰن والنبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جائیں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جائے

جو آئندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے۔

اور یہ کتاب مرتب ہے ایک اشتہار اور ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ پر۔
خدا اس کو حق کے طالبوں کے لئے مبارک کرے اور بہتوں کو اس کے پڑھنے سے اپنے ﴿۱۷﴾
سچے دین کی ہدایت دے۔ آمین۔

اشتہار

انعامی دس ہزار روپیہ ان سب لوگوں کے لئے جو مشارکت اپنی کتاب کے فرقان مجید سے ان دلائل اور براہین حقانیہ میں جو فرقان مجید سے ہم نے لکھیں ہیں ثابت کر دکھائیں یا اگر کتاب الہامی اُن کی اُن دلائل کے پیش کرنے سے قطعاً عاجز ہو تو اس عاجز ہونے کا اپنی کتاب میں اقرار کر کے ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دیں۔

میں جو مصنف اس کتاب براہین
احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف ﴿۱۸﴾
سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ

جمیع اربابِ مذہب اور ملت کے جو
حقانیت فرقان مجید اور نبوت
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿۱۹﴾
سے منکر ہیں اتماماً للحُجّة شائع
کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز
شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب ﴿۲۰﴾
منکرین میں سے مشارکت اپنی
کتاب کی فرقان مجید سے اُن سب

براہین اور دلائل میں جو ہم نے ﴿۲۱﴾
دربارہ حقیت فرقان مجید اور صدقِ
رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی
اللہ علیہ وسلم اُسی کتاب مقدس سے
اخذ کر کے تحریر کیں ہیں اپنی الہامی ﴿۲۲﴾
کتاب میں سے ثابت کر کے
دکھلاوے یا اگر تعداد میں ان کے
برابر پیش نہ کر سکے تو نصف اِن ﴿۲۳﴾

سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا
خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا
اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو
ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ﴿۲۴﴾
ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین
منصف مقبولۂ فریقین بالاتفاق یہ
رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا ﴿۲۵﴾

کہ چاہیئے تھا ظہور میں آ گیا میں
مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے و حیلتے
اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر ﴿۲۶﴾
قبض و دخل دے دوں گا۔ مگر واضح
رہے کہ اگر اپنی کتاب کی دلائل
معقولہ پیش کرنے سے عاجز اور
قاصر رہیں یا برطبق شرط اشتہار ﴿۲۷﴾
کی خمس تک پیش نہ کر سکیں تو

اس حالت میں بصراحت تمام تحریر
کرنا ہوگا جو بوجہ ناکامل یا غیر
معقول ہونے کتاب کے اس شق ﴿۲۸﴾
کے پورا کرنے سے مجبور اور معذور
رہے۔ اور اگر دلائل مطلوبہ پیش
کریں تو اس بات کو یاد رکھنا چاہئے
کہ جو ہم نے خمس دلائل تک پیش ﴿۲۹﴾
کرنے کی اجازت اور رخصت

دی ہے اس سے ہماری یہ مراد نہیں
ہے جو اس تمام مجموعۂ دلائل کا بغیر ﴿۳۰﴾
کسی تفریق اور امتیاز کے نصف
یا ثلث یا ربع یا خمس پیش کر دیا
جائے بلکہ یہ شرط ہر یک صنف
کی دلائل سے متعلق ہے اور ہر ﴿۳۱﴾
صنف کے براہین میں سے
نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پیش

کرنا ہوگا۔

سؔائد کسی صاحب کا فہم اس ﴿۳۲﴾
بات کے سمجھنے سے قاصر رہے جو
عبارتِ مذکورہ میں صنف دلائل
سے کیا مراد ہے پسؔ بغرض تشریح ﴿۳۳﴾
اس فقرہ کے لکھا جاتا ہے جو
دلائل اور براہین فرقانِ مجید کی
کہ جن سے حقیت اس کلام پاک

کی اور صدق رسالت آنحضرت ﴿۳۴﴾
صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے دو
قسم پر ہیں اوّل وہ دلائل جو اس
پاک کتاب اور آنحضرت کی ﴿۳۵﴾
صداقت پر اندرونی اور ذاتی
شہادتیں ہیں یعنی ایسی دلائل جو اُسی
مقدس کتاب کے کمالات ذاتیہ اور ﴿۳۶﴾
خود آنحضرت کی ہی خصال قدسیہ

اور اخلاق مرضیہ اور صفات کاملہ
سے حاصل ہوتی ہیں دوسری وہ ﴿۳۷﴾
دلائل جو بیرونی طور پر قرآن
شریف اور آنحضرت کی سچائی پر
شواہد قاطعہ ہیں یعنی ایسی دلائل جو
خارجی واقعات اور حادثات متواترہ ﴿۳۸﴾
مثبتہ سے لی گئی ہیں۔
اور پھر ہر یک ان دونوں قسموں

کی دلائل سے دو قسم پر ہے دلیل ﴿۳۹﴾
بسیط اور دلیل مرکب۔ دلیل بسیط
وہ دلیل ہے جو اثبات حقیت قرآن
شریف اور صدق رسالت
آنحضرت کے لئے کسی اور امر کے ﴿۴۰﴾
الحاق اور انضمام کی محتاج نہیں اور
دلیل مرکب وہ دلیل ہے جو اُسکے ﴿۴۱﴾
تحقق دلالت کے لئے ایک ایسے

کل مجموعے کی ضرورت ہے کہ اگر
من حیث الاجتماع اس پر نظر ڈالی ﴿۴۲﴾
جائے یعنی نظر یکجائی سے اس کی
تمام افراد کو دیکھا جائے تو وہ کل
مجموعی ایک ایسی عالی حالت میں ہو ﴿۴۳﴾
جو تحقق اس حالت کا تحقق حقیت
فرقان مجید اور صدق رسالت
آنحضرت کو مستلزم ہو اور جب

اجزا اِس کی الگ الگ دیکھی ﴿۴۴﴾
جائیں تو یہ مرتبہ برہانیت کا جیسا
کہ اُن کو چاہیئے حاصل نہ ہو اور وجہ
اس تفاوت کی یہ ہے جو کل مجموعی ﴿۴۵﴾
اور کل واحد ہمیشہ متخالف فی الاحکام
ہوتے ہیں جیسے ایک بوجھ کو دس
آدمی اکٹھے ہو کر اٹھا سکتے ہیں اور ﴿۴۶﴾
اگر وہی دس آدمی ایک ایک ہو کر

اٹھانا چاہیں تو یہ امر محال ہو جاتا
ہے۔ اور ہر واحد ان دونوں قسم کی ﴿۴۷﴾
دلائل بسیطہ اور مرکبہ سے جب اپنی
خاص خاص صورتوں اور ہیئتوں
اور وضعوں کے لحاظ سے تصور ﴿۴۸﴾
کئے جائیں تو ان کا نام اس کتاب
میں اصناف دلائل ہے۔ اور یہ
وہی اصناف ہیں کہ جن کے ﴿۴۹﴾

التزام کے لئے ہم نے صدر
اشتہار ھٰذا میں یہ قید لگا دی ہے
جو ہر صنف کے براہین میں سے ﴿۵۰﴾
شخص متصدی مقابلہ فرقان مجید کا
نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پیش
کرے یعنی اس صورت میں کہ ﴿۵۱﴾
جب ان کل دلائل کے پیش
کرنے سے عاجز ہو جو ایک صنف

کے تحت میں داخل ہیں۔ اور نیز ﴿۵۲﴾
اس جگہ یہ امر زیادہ تر قابلِ
انکشاف ہے کہ جو صاحب کسی
دلیل مرکب کا کہ جس کی تعریف ﴿۵۳﴾
ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ اپنی
کتاب میں سے نمونہ دکھلانا چاہیں
تو ان پر واجب ہوگا کہ اگر وہ دلیل
مرکب ایسی مجموعہ اجزا سے مرکب ﴿۵۴﴾

ہو جو ہر یک جزو اس کا بجائے خود
کسی امر پر دلیل ہو تو ان سب
جزوی دلائل کا بھی کم سے کم ایک ﴿۵۵﴾
ایک نمونہ پیش کرنا ہوگا۔

چونکہ سمجھنا اس شرط کا محتاج تمثیل
ہے اس لئے ہم بطورِ تمثیل کے اس ﴿۵۶﴾
جگہ اسی قسم کی ایک دلیل دلائل مُرکّبہ

مثبتہ حقیّتِ فُرقان مجید سے تحریر
کرتے ہیں اور وہ یہ ہے جو تعلیم ﴿۵۷﴾
اصولی فرقان مجید کی دلائل حکمیہ
پر مبنی اور مشتمل ہے یعنی فرقانِ
مجید ہر یک اصولِ اعتقادی کو جو ﴿۵۸﴾
مدار نجات کا ہے محققانہ طور
سے ثابت کرتا ہے اور قوی
اور مضبوط فلسفی دلیلوں سے

بپایۂ صداقت پہنچاتا ہے جیسے وجود ﴿۵۹﴾
صانع عالم کا ثابت کرنا توحید کو
بپایۂ ثبوت پہنچانا ضرورتِ اِلہام
پر دلائل قاطعہ کا لکھنا اور کسی ﴿۶۰﴾
احقاق حق اور ابطالِ باطل سے
قاصر نہ رہنا پس یہ امر فرقانِ مجید
کے منجانب اللہ ہونے پر بڑی ﴿۶۱﴾
بزرگ دلیل ہے جس سے حقیت

اور افضلیت اُس کی بوجہ کمال
ثابت ہوتی ہے کیونکہ دنیا کے تمام
عقائد فاسدہ کو ہریک نوع اور ﴿۶۲﴾
ہر صنف کی غلطیوں سے بدلائل
واضحہ پاک کرنا اور ہر قسم کے
شکوک اور شبہات کو جو لوگوں کے
دلوں میں دخل کر گئے ہوں ﴿۶۳﴾
براہین قاطعہ سے مٹا دینا اور

ایسا مجموعہ اصولِ مدلّلہ محققہ مثبتہ
کا اپنی کتاب میں درج کرنا کہ ﴿۶۴﴾
نہ پہلے اس سے وہ مجموعہ کسی
الہامی کتاب میں درج ہوا اور نہ
کسی ایسے حکیم اور فیلسوف کا پتا
مل سکتا ہو کہ جو کبھی کسی زمانہ میں ﴿۶۵﴾
اپنی نظر اور فکر اور عقل اور قیاس
اور فہم اور ادراک کے زور

سے اس مجموعہ کی حقیقی سچائی کا ﴿۶۶﴾
دریافت کرنے والا ہو چکا ہو اور
نہ کبھی کسی بھلے مانس نے ایک
ذرہ اس بات کا ثبوت دیا ہو
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ﴿۶۷﴾
کبھی کوئی ایک آدھ دن کسی
مدرسہ یا مکتب میں پڑھنے بیٹھے
تھے یا کسی سے کچھ علم معقول یا منقول ﴿۶۸﴾

سیکھا تھا یا کبھی کسی فلسفی اور منطقی
سے ان کی صحبت اور مخالطت رہی
تھی کہ جس کے اثر سے انہوںؔ نے ﴿۶۹﴾
ہریک اصول حقہ پر دلائل فلسفہ قائم
کر کے تمام عقائد مدار نجات کی
حقیقی سچائی کو ایسا کھول دیا کہ جس
کیؔ نظیر صفحۂ روزگار میں کہیں ﴿۷۰﴾

نہیں پائی جاتی۔ یہ ایسا کام ہے کہ
بجز تائیدِ الٰہی اور الہام ربانی کے
ہرگز کسی سے انجام پذیر نہیں ہوسکتا ﴿۷۱﴾
پس ناچار عقل اِس بات پر قطع
واجب کرتی ہے جو قرآنِ شریف
اس خدائے واحد لاشریک کی کلام ﴿۷۲﴾
ہے کہ جس کے علم کے ساتھ کسی

انسان کا علم برابر نہیں۔ یہ دلیل
ہے جو ہم نے بطور نمونہ کے ان ﴿۷۳﴾
دلائل مرکبہ میں سے لکھی ہے کہ
جن کا مجموعہ اجزا تمام ایسی
جزؤں سے مرکب ہے کہ وہ سب
جزیں دلائل ہی ہیں چنانچہ اس ﴿۷۴﴾
دلیل کے اجزا سب کے سب وہ
دلائل ہیں جو عقائد حقہ پر قائم

کی گئی ہیں اور چونکہ یہ دلیل بھی ﴿۷۵﴾
اصناف دلائل میں سے ایک
صنف ہے اس لئے جیسا کہ مخاصم
پر تمام اصناف دلائل کا پیش کرنا
فرض ہے اس لئے اس دلیل کا ﴿۷۶﴾
بھی پیش کرنا فرض ہے مگر اس
دلیل کو دکھلانے کے لئے ان
تمام دلائل کا دکھلانا بھی ضروری

﴿۷۷﴾ ہے کہ جن سے اس دلیل کی تالیف
اور ترکیب ہے اور جن کی ہیئت
اجتماعی سے اس کا وجود تیار ہوتا
ہے جیسی دلیل اثبات وجود صانع
﴿۷۸﴾ دلیل اثبات توحید دلیل اثبات
خالقیت باری تعالیٰ وغیرہ وغیرہ
کیونکہ یہی دلائل کی اجزا
ہیں اور وجود کل کا بغیر وجود

اجزا کے ممکن نہیں اور نہ تحصل کسی ﴿۷۹﴾
ماہیت کا بدون اس کی جزوں
کے ہوسکتا ہے پس مخاصم پر لازم
ہے جو ان تمام جزوی دلائل کو ﴿۸۰﴾
پیش کرے ہاں یہ اختیار ہے
کہ جہاں ہم نے مثلاً کسی اصول
کے اثبات پر پانچ دلیلیں لکھی
ہوں مخاصم صاحب اُس کے ﴿۸۱﴾

اثبات پر یا اس کے ابطال پر یعنی
جیسا کہ رائے اور اعتقاد ہو صرف
ایک ہی دلیل بپابندی انہیں شرائط
اور اُنہیں حدود کے جو اشتہار ھٰذا ﴿۸۲﴾
میں ہم ذکر کر چکے ہیں اپنی الہامی
کتاب سے نکال کر دکھلاویں۔

المُشتہر

خاکسار مِیرزا غلام احمد مقام قادیان ضلع گورداسپور

پنجاب

THE

BARÁHÍN-I-AHMADÍYAH,

ENTITLED

AL-BARÁHÍN-UL-AHMADÍYAH ALA-HAQQÍYÁT KITÁB-ULLAH-UL-QURÁN WAL NABUWAT-UL-MAHAMADIAH.

(DISCOURSES ON THE DIVINE ORIGIN OF THE HOLY QURAN, AND APOSTLESHIP OF MAHAMAD, THE PROPHET OF ISLAM,)

BY

MIRZÁ GULÁM AHMAD SÁHÍB, CHIEF OF QÁDÍÁN,
GURDASPORE DISTRICT, PUNJAB.

Amritsur:
PRINTED AT THE SAFÍR-I-HIND PRESS,
AMÍR ALI DÚLÁH PRINTER.
1880.
V. P. L.

This Book which is compiled after a most careful and elaborate investigation for the benefit and conviction of those dissenters, who deny the veracity of Islamism, is published with an offer of Rs. 10,000/- for its refutation, subject to the conditions contained in the preface.
Author.

نوٹ: یہ صفحہ ایڈیشن اوّل میں نہیں ہے البتہ ایڈیشن دوم میں ہے۔ ناشر